بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ   وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

دفتر مجلس انصاراللہ بھارت
Office Of The Majlis Ansarullah Bharat
Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA

محلہ احمدیہ قادیان ۱۴۳۵۱۶ ضلع: گورداسپور (پنجاب)   Mob.9682536974, E-Mail :ansarullah@qadian.in

مہدی آباد برکینا فاسو میں نو احمدیوں کی دردناک شہادت اور افسوسناک واقعہ کا تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 20ر جنوری 2023ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (یوکے)

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔
بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ۔ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ۔ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ۔ اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ ۬ۙ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَ لَا الضَّآلِّیۡنَ۔

تشہد، تعوذ، سورۃ الفاتحہ اور سورۃ البقرۃ کی آیات ۱۵۵ و ۱۵۶ کی تلاوت و ترجمہ کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس آیت کے حوالے سے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی راہ میں جان کا نذرانہ پیش کرنے والوں کے لیے یہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ وہ مُردہ نہیں بلکہ زندہ ہیں۔ جماعت احمدیہ میں گذشتہ سو سال سے زائد عرصے سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جان کی قربانیاں پیش کی جا رہی ہیں۔ ان شہیدوں نے جو مقام پایا ہے اور جہاں ان کے درجات ہمیشہ بڑھتے چلے جانے والے ہیں وہاں اس دنیا میں بھی ہمیشہ کے لیے ان کے نام روشن ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں ان کا جان دینا نہ صرف اپنے لیے بلکہ جماعت کی زندگی کا بھی باعث بن رہا ہے۔ یہی تو ہیں جو پیچھے رہنے والوں کی زندگی اور ترقیات کا ذریعہ بن رہے ہیں تو پھر وہ مُردہ کس طرح ہو سکتے ہیں۔

جماعت احمدیہ میں جان کی یہ قربانی حضرت مسیح موعودؑ کے دَور میں حضرت صاحبزادہ سید عبد اللطیف صاحبؓ کی قربانی سے شروع ہوئی۔ جان کی قربانی شروع میں افغانستان اور برصغیر کے احمدیوں کے حصے میں رہی۔ ۲۰۰۵ء میں افریقہ کے ملک کانگو میں ایک احمدی نے خالصتاً جماعت کے لیے اپنی جان کا نذرانہ پیش کیا۔ لیکن گذشتہ دنوں برکینا فاسو میں عشق و وفا، ایمان و یقین سے پُر جو نمونہ افریقن احمدیوں نے دکھایا وہ بے مثال ہے۔ اُن کو موقع دیا گیا کہ حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کا انکار کر دو تو ہم تمہاری جان بخشی کر دیں گے۔ لیکن اُن لوگوں نے جن کا ایمان پہاڑوں سے زیادہ مضبوط نظر آتا ہے جواب دیا کہ جان تو ایک دن جانی ہی ہے آج نہیں تو کل لہٰذا اس کو بچانے کے لیے ہم اپنے ایمان کا سودا نہیں کر سکتے۔ جس سچائی کو ہم نے دیکھ لیا ہے اس کو ہم نہیں چھوڑ سکتے اور یوں ایک کے بعد دوسرا اپنی جان قربان کرتا چلا گیا۔ ان کی عورتیں اور بچے یہ نظارہ دیکھ رہے تھے اور کسی نے کوئی واویلا نہیں کیا۔

یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے حضرت مسیح موعودؑ کے زمانے میں صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب شہیدؓ کی قربانی کے بعد دنیائے احمدیت میں قربانیوں کی ایک نئی تاریخ رقم کی ہے۔ یہ اپنی دنیاوی زندگیوں کی قربانی دے کر ہمیشہ کی زندگی حاصل کرنے والے بن گئے۔ انہوں نے جان، مال اور وقت کی قربانی کے عہد کو ایسا

نبھایا کہ بعد میں آکر پہلے آنے والوں سے سبقت لے گئے۔ اللہ تعالیٰ ان میں سے ہر ایک کو اُن بشارتوں کا وارث بنائے جو اللہ تعالیٰ نے اُس کی راہ میں قربانیاں کرنے والوں کو دی ہیں۔

تفصیلات کے مطابق برکینا فاسو کا ایک شہر ڈوری ہے جہاں مہدی آباد میں نئی آبادی ہوئی تھی۔ ۱۱/ جنوری کو نو (۹) احمدی بزرگوں کو عشاء کے وقت مسجد کے صحن میں باقی نمازیوں کے سامنے اسلام اور احمدیت سے انکار نہ کرنے کے باعث ایک ایک کر کے شہید کر دیا گیا۔ آٹھ مسلح افراد مسجد میں آئے تھے، احمدیہ مسجد میں آنے سے پہلے وہاں قریب ہی واقع وہابیوں کی ایک مسجد میں مغرب سے عشاء تک وقت گزارا لیکن وہاں کسی کو نقصان نہ پہنچایا۔ جب یہ احمدیہ مسجد میں آئے تو اُس وقت عشاء کی اذان ہو رہی تھی۔ اذان کے بعد مؤذن سے اعلان کروایا کہ احباب جلدی مسجد میں آجائیں کچھ لوگ آئے ہیں اور انہوں نے کوئی بات کرنی ہے۔ انہوں نے عقائد جماعت احمدیہ کے بارے میں امام الحاج ابراہیم بدگا صاحب سے کافی سوالات کیے۔ امام صاحب نے بتایا کہ ہم لوگ مسلمان ہیں اور آنحضرت ﷺ کو ماننے والے ہیں۔ ہمارا تعلق احمدیہ مسلم جماعت سے ہے۔ حضرت عیسیٰؑ وفات پاگئے ہیں اور حضرت مسیح موعودؑ امام مہدی ہیں۔

دہشت گردوں نے کہا کہ احمدی پکے کافر ہیں۔ پھر ملحقہ سلائی سینٹر میں حضرت مسیح موعودؑ اور خلفاء کی تصاویر کے بارے میں پوچھا۔ امام صاحب نے ایک ایک تصویر کا تعارف کروایا۔ انہوں نے کہا کہ مسیح موعودؑ کا دعویٰ (نعوذ باللہ) جھوٹا ہے۔ جس کے بعد انہوں نے مسجد میں موجود تقریباً ستّر (۷۰) نمازیوں میں سے عمر کے حساب سے بچوں نوجوانوں اور بزرگوں کے گروپ بنائے۔ دس بارہ لجنہ بھی موجود تھیں۔ بڑی عمر کے افراد کو کہا کہ وہ مسجد کے صحن میں آجائیں۔ ایک معذور فرد بھی تھے جن کو انہوں نے منع کر دیا کہ تم کسی کام کے نہیں تم اندر ہی رہو۔ باقی افراد کو مسجد کے صحن میں لے آئے اور امام صاحب سے کہا کہ اگر وہ احمدیت سے انکار کر دیں تو اُن کی جان بخش دی جائے گی۔ امام صاحب نے جواب دیا کہ میرا سر قلم کر دیں مگر میں احمدیت نہیں چھوڑوں گا۔ دہشت گردوں نے زمین پر لٹا کر اُن کی گردن پر چھرا رکھا اور ذبح کرنے کی کوشش کی تو انہوں نے کہا کہ مجھے کھڑا کر کے مار دیں تو انہوں نے اُن کو گولیاں مار کر شہید کر دیا۔

دہشت گرد سمجھے کہ باقی افراد ڈر کر مان جائیں گے اور ایک اور بزرگ کو بلا کر کہا کہ احمدیت سے انکار کرنا ہے یا مرنا ہے تو انہوں نے بھی یہی کہا کہ احمدیت نہیں چھوڑ سکتا اور پھر اُن کے سر پر گولیاں مار کر اُن کو بھی شہید کر دیا۔ اس طرح باقی افراد کو ایک ایک کر کے بلایا اور شہید کر دیا۔ کسی ایک نے بھی ذرا سی بھی کمزوری نہ دکھائی اور نہ ہی احمدیت سے انکار کیا۔ کسی ایک کا بھی ایمان متزلزل نہیں ہوا۔ سب نے ایک دوسرے سے بڑھ کر یقین و وفا اور دلیری کا مظاہرہ کیا اور اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی جانیں پیش کر دیں۔ ہر شہید کو کم و بیش تین گولیاں ماری گئیں۔ ان میں دو جڑواں بھائی بھی شامل تھے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام ’’تذکرۃ الشہادتین‘‘ میں حضرت صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب شہیدؓ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ بہت سے ان کے قائم مقام پیدا کر دے گا۔ پس ہم گواہ ہیں کہ

آج افریقہ کے رہنے والوں نے اس کا نمونہ دکھا دیا اور قائمقامی کا حق ادا کر دیا۔
دہشت گردی کی یہ ساری کارروائی ڈیڑھ گھنٹے جاری رہی۔ باقی افراد جس کرب سے گزرے ہوں گے اس کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ ان کے سامنے ان کے پیاروں کو شہید کیا جا رہا تھا۔
حضور انور نے فرمایا کہ اب مختصراً ان شہداء کے حالات زندگی بیان کروں گا جن سے ان کے ایمان کی پختگی کا پتا چلتا ہے۔
امام الحاج ابراہیم بدگا صاحب: امام صاحب اس علاقے کے سب سے بڑے وہابی امام تھے۔ امام صاحب ایک بہت صاحبِ علم آدمی تھے۔ اس علاقے کے لوگ تماشق قبیلے سے تعلق رکھتے ہیں اور تماشق زبان کے عالم تھے۔ احمدیت سے قبل کئی دیہات کے چیف تھے۔ علاقے کے بڑے بڑے علماء ان کے پاس بیٹھنے میں اپنی شان سمجھتے تھے۔ ۱۹۹۸ء میں ڈوری میں باقاعدہ احمدیہ مشن قائم ہونے کی اطلاع امام صاحب کو پہنچی تو سات (۷) افراد کے ساتھ مشن ہاؤس آئے اور بہت تحقیق کے بعد بیعت کی۔ سمجھ کر صداقت کو قبول کیا اور پھر قربانی کی اعلیٰ مثال قائم کی۔ بے خوف داعی الی اللہ اور فدائی احمدی تھے۔ آپ کی کوششوں سے علاقے بھر میں احمدیت پھیلی اور کئی جماعتیں قائم ہوئیں۔ تبلیغ کا جنون تھا۔ قتل کی دھمکیوں کے باوجود اپنی کوششیں ترک نہ کیں۔ خلافت سے بھی بے انتہا وفا کا تعلق تھا۔ لوگوں سے بہت خوش خُلقی سے پیش آتے اور دوسروں کے لیے قربانی کرنا ان کا وصف تھا۔ علاقے کے لوگ ان کی بہت عزت کرتے تھے۔ ہر مالی قربانی میں سب سے پہلے خود قربانی کرتے تھے۔ ہر قسم کی جماعتی سرگرمی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا کرتے تھے۔
الحسن آگما نئیل صاحب: پیشے کے لحاظ سے کسان تھے۔ ۱۹۹۹ء میں احمدیت قبول کی۔ بیعت کے وقت سے اخلاص و وفا میں ترقی کرتے چلے گئے۔ نمازوں میں باقاعدہ اور تہجد کے پابند تھے۔ جماعت کے لیے جان، مال اور وقت کی ان کی قربانی غیر معمولی ہے۔
حسینی آگمالی ائیل صاحب: ۱۹۹۹ء میں بیعت کی تھی۔ اپنے گاؤں کے ابتدائی احمدیوں میں سے تھے۔ اس وقت زعیم انصار اللہ کے طور پر خدمت بجا لا رہے تھے۔ ان کے جڑواں بھائی الحسن آگما نئیل صاحب بھی اس واقعہ میں شہید ہوئے ہیں۔ دونوں بھائی ایک ہی دن دنیا میں آئے اور ایک ہی دن دنیا سے گئے۔
حمید و آگ عبدالرحمٰن صاحب: پیشے کے لحاظ سے کسان تھے۔ ۱۹۹۹ء میں بیعت کی تھی۔ دل کے صاف اور حلیم طبع تھے۔ جماعتی کاموں میں صف اوّل کے شمار ہوتے تھے، امام صاحب کے مددگار تھے۔
صُلح آگ ابراہیم صاحب: پیشے کے اعتبار سے کسان تھے۔ نماز باجماعت کے پابند تھے اور باقاعدگی سے چندہ ادا کیا کرتے۔ صاحب علم تھے اور مذہبی اور علمی گفتگو کیا کرتے تھے۔ نہایت شریف طبیعت کے مالک تھے۔ ہر ایک سے حسن سلوک کرنا آپ کا خاص وصف تھا۔
عثمان آگ سودے صاحب: مہدی آباد کی مسجد کی تعمیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ نمازوں کے پابند تھے اور تہجد باقاعدگی سے ادا کیا کرتے تھے۔ پیشے کے لحاظ سے تاجر تھے۔ انتہائی مخلص تھے۔ مجھے بھی دعا کے خطوط

باقاعدگی سے لکھتے تھے۔
آگالی آگما گوئیل صاحب: اپنے والد صاحب کے ساتھ ۱۹۹۹ء میں احمدیت قبول کی۔ پیشے کے اعتبار سے کسان تھے۔ بہت مخلص احمدی تھے۔ نمازوں اور چندہ جات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا کرتے تھے۔
موسیٰ آگ ادراہی صاحب: کھیتی باڑی کا کام کرتے تھے۔ تہجد اور نمازوں میں باقاعدہ تھے اور ذکر الٰہی میں مصروف رہتے تھے۔ یہ ایک مخلص اور فدائی احمدی ہونے کا نمونہ تھے۔ مجھے باقاعدگی سے دعائیہ خطوط لکھتے تھے۔
آگوما آگ عبدالرحمٰن صاحب: شہداء میں سب سے چھوٹے تھے۔ ۱۹۹۹ء میں بیس سال کی عمر میں احمدیت قبول کی اور پھر جماعت کے ساتھ اخلاص ووفا میں ترقی کی۔ انتہائی مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ دہشت گردوں کو بغیر کسی ہچکچاہٹ کے بتایا کہ میں نائب امام ہوں۔ جب آٹھ افراد کو شہید کر دیا گیا تو سب سے چھوٹے تھے لیکن بڑی شجاعت سے جواب دیا کہ جس راہ پر بزرگوں نے قربانی دی ہے میں بھی قربان ہونے کے لیے تیار ہوں۔ دہشت گردوں نے ان کو بے دردی سے چہرے پر گولیاں مار کر شہید کر دیا۔
حضورِ انور نے فرمایا کہ ہر ایک کے نام کے ساتھ آگ کا لفظ لگا ہوا ہے اور اس لفظ کا مطلب 'ابن' کے ہیں۔ پس یہ احمدیت کے چمکتے ستارے ہیں۔ اپنے پیچھے ایک نمونہ چھوڑ کر گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے بچوں کو بھی ایمان و یقین میں بڑھائے۔ اللہ تعالیٰ لواحقین کو صبر اور حوصلہ دے اور ان کے بزرگوں نے جس مقصد کے لیے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کیے ہیں اس کو سمجھنے کی توفیق پانے والے ہوں۔
حضور انور نے فرمایا کہ شہداء کے خاندانوں کی ضرورت پورا کرنے اور ان کو اپنے پاؤں پر کھڑا کرنے کے لیے خلافت رابعہ کے زمانے میں سیّدنا بلال فنڈ قائم کیا گیا تھا جس سے شہداء کے لیے خرچ کیا جاتا ہے۔ جو شہداء کے لیے دینا چاہیں وہ اس فنڈ میں ادائیگی کریں اور یہ ان شہداء پر کوئی احسان نہیں بلکہ ہمارا فرض ہے کہ ان کی ضروریات کا خیال رکھیں اور ان کو پورا کریں۔
حضور انور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک اقتباس کے حوالہ سے فرمایا کہ یہ قربانی کرنے والے اس آزمائش میں پورے اُترے۔ اب پیچھے رہنے والوں کا امتحان ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے کہ ایمان و یقین پر قائم رہیں۔ اللہ تعالیٰ ان شہداء کے مقام کو بڑھائے، پھل پھول لگائے جس کے نتیجے میں آنحضرت ﷺ کی تعلیم کو دنیا میں پھیلتا دیکھیں۔
حضور انور نے آخر میں شہداء کے نماز جنازہ غائب کے ساتھ ڈاکٹر کریم اللہ زیروی صاحب اور ان کی اہلیہ مکرمہ امۃ اللطیف زیروی صاحبہ آف امریکہ کے بھی نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ، عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔